احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 25 نومبر 2002ء 19 رمضان 1423 ہجری-25 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 269

سوموار 25 نومبر 2002ء

اعتکاف کی سنت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے- جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دے دی تو آپ کی ازواج بھی اعتکاف کرتی رہیں-

(صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر حدیث نمبر 1886)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صلوٰۃ کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں- اس کے بعد روزے کی عبادت ہے- افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض (-) ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں- وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں- تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں- یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں- انکی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں- دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں- کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے- ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے- بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پروا نہیں کی- جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں- خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں-

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء ص 20)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

(مرسلہ :محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں 22 نومبر 2002ء کی رپورٹ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی صحت عمومی طور پر بہتر رہی- کمزوری میں بھی نسبتاً بہتری ہے- الحمد للہ

حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ نجی اور دفتری ملاقاتیں بھی فرمائیں-

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعائیں کرتے رہیں- اللہ تعالیٰ ہمارے آقا کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور پیارے امام کو صحت وسلامتی کے ساتھ فعال زندگی عطا فرمائے- آمین

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

آپ کی صحت کا صدقہ

نادار اور مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے ذریعہ سے آپ جہاں دکھی انسانیت کی خدمت کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں وہاں آپ اس کار خیر کی بدولت اپنی صحت کی پیشگی حفاظت اور اس کیلئے صدقہ کا موقع بھی پیدا کر رہے ہونگے-

فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مستحق اور نادار مریضان مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں- مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں اضافے سے یہ سلسلہ سب کیلئے جاری رکھنا ممکن نہیں رہا- آپ کے عطیات سے نادار مریض مفت علاج کی سہولت حاصل کر کے آپ کیلئے دعاگو ہونگے- دل کھول کر اس مد میں عطیات ارسال فرمائیں' اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت ڈالے- آمین

(ناظر امور عامہ)

قبضہ پلاٹس نصرت آباد کالونی

نصرت آباد کالونی نزد فیکٹری ایریا (رقبہ احمد نگر) زرعی رقبہ پر بنائی گئی ہے- یہ غیر منظور شدہ کالونی ہے- اس کے اکثر پلاٹس فروخت ہو چکے ہیں- لیکن باوجود متعدد بار اعلانات کے مالکان نے اپنے خرید کردہ پلاٹس پر قبضہ نہیں کیا- اب اس کالونی میں تنازعات پیدا ہو رہے ہیں- لہٰذا مالکان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ خرید کردہ پلاٹس پر قبضہ کریں- اور نقل رجسٹری یا نقل انتقال مضافاتی کمیٹی کے پاس برائے ریکارڈ فوری طور پر جمع کروادیں- نیز احباب کو یہ بھی مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس کالونی میں پلاٹس خریدنے سے پہلے سیکرٹری مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے بھی رائے لے لیں-

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1949ء

①

16 جنوری مکرم یحیٰ منگ صاحب کو کشمیر میں شہید کر دیا گیا۔

20 جنوری چوہدری عبداللطیف کے ذریعہ جرمنی مشن کا احیاء جو مئی 24ء سے بند تھا۔

یکم فروری ربوہ کا نقشہ تیار کیا گیا۔

یکم فروری میاں غلام یٰسین صاحب کو کشمیر میں شہید کر دیا گیا۔

2 فروری مکرم روشن الدین صاحب مشن قائم کرنے کے لئے مسقط پہنچے۔ ان کے جانے سے پہلے مسقط میں تین احمدی تھے۔

17 فروری حضرت شیخ عمر بخش صاحب بنگوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1903ء) عمر 92 سال

21 فروری جامعہ نصرت ربوہ کے پلاٹ سے پانی کیمیائی تجزیہ کے لئے لائلپور (فیصل آباد) بھجوایا گیا تو سپیشلسٹ نے رائے دی کہ یہ پانی زراعت اور گھریلو استعمال کے قابل نہیں ہے۔

27 فروری حضور فرقان فورس کے مجاہدوں کا جائزہ لینے کے لئے 4 صحافیوں سمیت محاذ کشمیر پر تشریف لے گئے۔

فروری بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے گلاسگو مشن کی بنیاد رکھی۔

17 مارچ حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی رفیق حضرت مسیح موعود کی جہلم میں وفات بعمر 80 سال (بیعت 23 نومبر 1889ء)

17 مارچ ربوہ میں دریائے چناب کے قریب پانی کیلئے بور کرایا گیا جو زرعی استعمال کے لئے مفید پایا گیا۔ بعد میں اس جگہ واٹر سپلائی سکیم کے تحت ٹیوب ویل نصب کیا گیا۔

18 مارچ محمد خان صاحب کو کشمیر میں شہید کر دیا گیا۔

24 مارچ جلسہ سالانہ ربوہ کے انتظامات دیکھنے کیلئے حضور لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔

25 مارچ ربوہ ہالٹنگ سٹیشن کی منظوری دے دی گئی۔

26 مارچ ثاقب زیروی صاحب نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے مشاعرہ میں نظم سنائی جو حاصل مشاعرہ سمجھی گئی۔ گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے تین بار یہ نظم سنی۔ عنوان تھا ''میرا جواب''۔

31 مارچ ربوہ کا نیا اسٹیشن مکمل ہو گیا۔ پہلے سٹیشن ماسٹر چوہدری محمد صدیق صاحب نارووال مقرر ہوئے۔

مارچ بورنیو میں لیفکوغن کے مقام پر احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔ نیز روکوڈنگ میں احمدیت کا بیج بویا گیا جہاں ایک ذی اثر شخص احمدیت میں شامل ہوئے۔

یکم اپریل ربوہ ریلوے سٹیشن پر گاڑیوں کی آمد و رفت کا آغاز۔ پہلی گاڑی سرگودھا کی طرف سے آئی۔

10 اپریل ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طرف سے تربیت یافتہ رضا کاروں کے لئے اپیل

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

55

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

مدینہ کی فتح

انصار میں سے اولاً چھ خوش نصیبوں نے اسلام قبول کیا اور مکہ سے پلٹ کر تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنا شروع کیا اور ان کو اس قدر پھل لگا کہ معمولی عرصہ میں انصار کا کوئی گھر کلمہ توحید کی آواز سے ناآشنا نہ رہا۔

دوسرے سال یعنی 11 نبوی میں بارہ آدمی آئے اور آپؐ کے دست مبارک پر بیعت کی جو عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی درخواست پر حضورؐ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مبلغ کے طور پر روانہ فرمایا۔ جنہوں نے دیگر صحابہ کے ساتھ تبلیغی لحاظ سے ایک طوفان برپا کر دیا۔ 12 ہجری میں 72 افراد نے بیعت کی جن میں سے حضورؐ نے 12 نقباء بھی مقرر فرمائے۔

ان لوگوں نے اس قدر جانفشانی سے تبلیغ کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے قبل انصار کے دو قبائل کی بھاری اکثریت مسلمان ہو چکی تھی۔ پس مدینہ کی فتح میں حضرت مصعب بن عمیرؓ اور ان کے ساتھیوں کا کردار مذہب کی تاریخ کا عظیم الشان باب ہے۔

کروڑوں مربیان کی ضرورت

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 20 جنوری 1956ء کو خدام الاحمدیہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

''پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ یہ تمہارے کام کے دن ہیں۔ یورپ اور امریکہ (دین) کی اشاعت کے لئے (مربی) مانگ رہے ہیں۔ اگر شاہدوں پر انحصار کیا جائے تو وہ شاید بیس پچیس ہوں گے حالانکہ صرف امریکہ اس وقت دوسو (مربی) مانگ رہا ہے مگر کل دوسو (مربی) نہیں مانگے گا بلکہ دو لاکھ مربی مانگے گا' ترسوں وہ دو لاکھ (مربی) نہیں مانگے گا بلکہ دو کروڑ (مربی) مانگے گا اور دو کروڑ شاہد تیار کرنے کے لئے دوسو سال چاہئیں۔ آخر تمہیں پرانے رفقاء والا طریق ہی اختیار کرنا پڑے گا کہ ادھر کسی نے کلمہ پڑھا اور احمدی ہوا اور ادھر وہ داعی الی اللہ بن گیا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھ لو وہ شاہد نہیں تھے۔ انہوں نے کلمہ پڑھا تھا کہ اسلام کے مبلغ ہو گئے۔ تم بھی وہ طریق اختیار کرو۔ احمدیت قبول کرتے ہی حضرت مسیح موعود کی کتب جو اردو میں ہیں پڑھنی شروع کر دو۔ اگر تم انہیں غور سے پڑھو تو تھوڑے دنوں میں ہی تم (مربی) بن جاؤ گے کہ بڑے بڑے عالم بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکیں گے''۔

(مشعل راہ صفحہ 744)

پڑھتے ہی معتقد ہو گئے

منشی عبدالرحمٰن صاحب میرٹھ کے رہنے والے تھے کپورتھلہ میں رہائش اختیار کی اس طرح کپورتھلہ کے رفقاء کے ساتھ ان کا ذکر ہے۔ براہین احمدیہ پڑھتے ہی حضرت مسیح موعود کے معتقد ہو گئے اور جب بیعت کرنے کا اعلان شائع ہوا تو وہ بعد استخارہ فوراً بیعت کرنے کی غرض سے لدھیانہ روانہ ہو گئے اور بیعت کر لی۔ منشی فیاض علی صاحب کو بھی براہین احمدیہ شائع ہونے کے وقت سے سمجھاتے رہے تھے اور بعد بیعت کرنے کے ان کو بھی ترغیب دی اور وہ بھی بیعت کر کے 313ء (رفقاء) کی فہرست میں شامل ہو گئے۔

(الفضل 2 جولائی 1938ء صفحہ 5)

صبر و تحمل

حضرت ملک غلام حسین صاحب رہتاسی رفیق حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

''ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مولوی ہندوستان سے آیا۔ نماز ظہر ہو چکی تھی۔ ماہ جون تھا۔ حضرت مسیح موعود نے نماز پڑھ کر کر تشریف فرما ہوئے اور بہت سے خدام بیٹھے تھے کہ وہ مولوی آیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا آیئے تشریف لایئے۔ وہ بیٹھنے نہ پایا تھا کہ اس نے گالیاں نکالنا شروع کر دیں اور کہنے لگا کہ تم نے دین محمدی کو بگاڑ دیا ہے۔ حضور نے مسکرا کر فرمایا مولوی صاحب تشریف رکھیں۔ آپ کے سب سوالات کا جواب دیا جائے گا۔ مجھے فرمایا کہ اندر سے مولوی صاحب کے لئے دودھ میں برف اور کیوڑہ ڈال کر لے آؤ۔ مولوی صاحب گرمی میں سے آئے۔ میں نے دودھ لا کر مولوی صاحب کو دیا مگر اس نے پینے سے انکار کر دیا اور نہ پیا۔ اور برابر گالیاں......... دیتا رہا۔ ایک نو احمدی جو عیسائی سے احمدی ہوا تھا۔ وہاں موجود تھا۔ اس سے صبر نہ ہو سکا۔ اور ایک تھپڑ لگا دیا۔ وہ مولوی فوراً اٹھ کر چلا گیا۔

حضرت اقدس اس نو (احمدی) پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم نے اس مولوی کو کیوں مارا؟ وہ گالیاں تو ہمیں دے رہا تھا۔ اندر مولوی عبدالکریم صاحب بھی سن رہے تھے۔ مگر حضور کی وجہ سے بول نہیں سکتے تھے۔

حضور نے اس نو احمدی سے کہا کہ اس کو ابھی جا کر واپس لاؤ۔ وہ شخص واپس لانے کے لئے گیا۔ بعد میں خود حضور تشریف لے گئے اور اس مولوی سے فرمایا کہ آپ واپس چلیں۔ مگر وہ نہ مانا اور چلا گیا۔

(الحکم 7 مئی 35ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

روزہ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج

بعض خوابیدہ طاقتیں بیدار ہوتی ہیں جو انرجی بنانے میں تیزی پیدا کرتی ہیں

سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب

روزہ صحت کا ضامن

حضرت ابی ھریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"صُوْمُوْا تَصِحُّوْا"

(کنزالعمال، جلد 8 حدیث نمبر 23605)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں روزوں کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ"۔ تا کہ تم بچو۔ اب اس بچنے میں ہر طرح کا بچاؤ آ جاتا ہے چاہے وہ جسمانی ہو یا روحانی، جسمانی لحاظ سے روزہ انسان کو مختلف بیماریوں اور کمزوریوں سے بچاتا ہے اور موجودہ تحقیق سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ روزہ نہ صرف انسان کو مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ انسانی جسم کو نئے سرے سے صحت مند اور طاقتور بنا دیتا ہے۔

روحانی لحاظ سے بھی روزہ تمام قسم کی برائیوں سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے جس طرح جنگ کے دوران ڈھال دشمن کے تیروں سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ بھی انسانی روح کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے اور ہر طرح کی برائی اور جہالت سے انسانی روح کو پاک رکھتا ہے۔

حضرت مصلح موعود روزے کے جسمانی فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے کیونکہ کئی ایک زہر اس سے انسانی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اور کئی بیماریاں موٹاپے وغیرہ کی ختم ہو جاتی ہیں اور اب تو ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کر لیا ہے کہ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے اور ذیابیطس کے مریضوں کو قریباً 80 یوم کے روزے رکھوائے جا سکتے ہیں۔ کئی ایک مریضوں نے مجھے خود آ کر بتایا ہے کہ اس طرح ان کا مرض دور ہو گیا حتیٰ کہ زخم بھی جو اس مرض کی آخری حالت میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں مندمل ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ کے جسمانی طور پر بھی فوائد ہیں۔

(الفضل ربوہ 10 اگست 1945ء)

روزوں کے روحانی فائدے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"صُوْمُوْا تَصِحُّوْا"

روزے رکھا کرو تمہاری صحت اچھی ہو گی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں جسمانی صحت کی طرف ہی اشارہ نہیں، جیسا کہ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں "صُوْمُوْا تَصِحُّوْا" سے مراد ہے تم ٹھیک ٹھاک ہو جاؤ گے تمہیں بہت سی بدیاں لاحق ہیں، تم روحانی طور پر بیمار ہو، تمہیں علم نہیں ہے روزے رکھو گے تو بہت سی بیماریاں جھڑ جائیں گی اور تمہارے روحانی بدن کو بھی صحت نصیب ہو گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 فروری 1998ء)

یہ بات ہمارے روزمرہ کے مشاہدے میں ہے کہ جب انسان زیادہ کھا لیتا ہے تو اس پر سستی اور نیند کا غلبہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو رمضان کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ اس میں کم کھانے اور کم پینے کا درس دیا گیا ہے۔ کیونکہ روزوں کے جو اعلیٰ مقاصد ہیں، وہ کھانا کم کئے بغیر پورے کرنے ناممکن ہیں۔ کیونکہ ذکر الٰہی روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا کھانا جسمانی۔ جب تک ہم جسمانی غذا کو کم نہ کریں گے روحانی مائدہ کی طرف کس طرح توجہ دے سکتے ہیں اور کس طرح وہ سرور حاصل کر سکتے ہیں جو ایک روزہ دار سے متوقع ہے۔

بہترین ڈائیٹنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "صُوْمُوْا تَصِحُّوْا" روزے رکھو تا کہ تمہاری صحت اچھی ہو۔ اور صحت تبھی اچھی ہو سکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے ہیں بڑی سخت بے وقوفی تھی۔ رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سمجھا دیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارہ ہو سکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے۔ تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر ڈائٹنگ کا اور کوئی طریق نہیں ہے جو روزوں نے ہمیں سکھایا۔ حضرت مسیح موعود اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کیونکہ کھانا کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ کچھ وقت بھوکے رہنا ہے بلکہ دونوں کناروں پر بھی صبر سے کام لو اور نسبتاً اپنی غذا تھوڑی کرتے چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں اس کے بغیر انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ ذکر الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی ایک روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا کھانا ایک جسمانی غذا ہے۔ تو رمضان کی برکت یہ ہے یا روزوں کی برکت یہ ہے کہ وہ جسمانی غذا سے ہماری توجہ روحانی غذا کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی میں ایک لطف آنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ روحانی لطف ہے جو آپ کی روح کو تر و تازہ کرتا ہے۔ اس کی مضبوطی کا انتظام کرتا ہے اور جسم پہ جو زائد چربیاں چڑھی تھیں ان کو پگھلاتا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 1997ء)

ضامن صحت

بعض کا خیال ہے کہ روزہ رکھنے سے صحت پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں چنانچہ اس پر بہت تحقیق کی گئی ہے تا کہ کسی طرح دین کے اس بنیادی رکن کو عوام الناس کے لئے مضر قرار دیا جاوے اور ثابت کیا جائے کہ روزہ کے ایام میں جو انسان سارا دن تو بھوکا پیاسا رہتا ہے اور سحر و افطار کے وقت زیادہ کھا لیتا ہے تو نتیجۃً بعد میں اس کو ایسا نقصان پہنچتا ہے کہ اس کا اپنے اوپر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی طرح کی ایک تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسرائیل میں اس مضمون پر ریسرچ ہوئی اور ان کی نیت بظاہر یہی معلوم ہوتی تھی کہ وہ ثابت کریں کہ مسلمانوں کا جو یہ طریق ہے روزے رکھنے کا یہ ان کے لئے نقصان دہ ہے اور بچوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے، بڑوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ چنانچہ پوری گہری ریسرچ کی گئی۔ ایک بڑی ٹیم نے اس پہ کام کیا اور یہ بھی پیش نظر تھا کہ روزے کے دنوں میں تو بعض لوگ پہلے سے بھی بڑھ کر کھاتے ہیں اور زیادہ کھانے کے نتیجے میں اور بیچ میں فاقے رہنے کے نتیجے میں ایسا نقصان ان کو پہنچ سکتا ہے کہ پھر وہ بعد میں سنبھل نہ سکیں۔ جو ریسرچ کا ماحصل تھا اس نے ان کو حیران کر دیا۔ بالکل برعکس نتیجہ نکلا۔ جس چیز کی تلاش میں تھے اس کی بجائے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ جتنی تحقیق کی گئی ہے اس کے نتیجے میں رمضان کے مہینے کے بعد انسان بہتر صحت کے ساتھ باہر نکلتا ہے، کمزور ہو کے نہیں نکلتا۔ ہر پہلو سے اس کے جائزے لئے گئے۔ کولیسٹرول لیول کے لحاظ سے جائزے لئے گئے۔ Metabolism کی Ratios کے آپس میں توازن کے لحاظ سے لئے گئے غرضیکہ باقاعدہ ریسرچ کا جو حق ہے وہ ادا کیا گیا ہے اور نتیجہ یہ نکلا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے جو بات فرمائی دیکھیں! وہ کیسی صحت کے ساتھ وہ بات فرمائی، کتنی سچی بات فرمائی "صُوْمُوْا تَصِحُّوْا" روزے رکھا کرو صحت اچھی ہو جائے گی یہ خیال نہ کرنا کہ تمہاری صحت بگڑ جائے گی"۔

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ 15 مارچ 1996ء)

اسی موضوع کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:-

"رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ روزہ کے نتیجہ میں صحت بہتر ہوتی ہے، خراب نہیں ہوا کرتی بشرطیکہ بیماری کی شرط کو پیش نظر رکھے۔ جب اللہ فرماتا ہے کہ بیمار ہو تو روزے نہیں رکھنے۔ اگر اس شرط کو نظرانداز کریں گے تو پھر صحت بگڑے گی تو آپ کی اپنی غلطی سے بگڑے گی۔ رمضان کے نتیجہ میں صحت نہیں بگڑا کرتی بلکہ صحت عطا ہوتی ہے۔

وہ لوگ جو ڈائٹنگ (Dieting) کرتے ہیں مثلاً، بڑی مصیبت پڑی ہوتی ہے سارا سال کوشش کرتے ہیں لیکن پھر بھی وزن کم نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ضروری نہیں کہ وہ کھانا زیادہ کھاتے ہیں۔ کئی ایسے موٹے میں نے دیکھے ہیں، میرے پاس مریض آتے رہتے ہیں، جن کی مشکل یہ ہے کہ اگر وہ کھانا کم کر دیں تو خون کم ہو جاتا ہے مگر جسم کم نہیں ہوتا اور کئی ایسی مریضائیں ہیں جن بیچاریوں کو انیمیا (Anaemia) ہو گیا اس کوشش میں کہ کسی طرح وزن کم ہو یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے مجبور کیا کہ غذا نارمل کرو خواہ وزن کم ہو یا نہ ہو۔ تو یہ Metabolism کی خرابی کی وجہ سے بعض دفعہ موٹاپا ہوتا ہے۔ لازم نہیں کہ کوئی انسان زیادہ کھائے تو موٹا ہو۔ Metabolism اس کو کہتے ہیں کہ ایک انسان جب خوراک لے رہا ہے تو جسم کے اندر ایسا نظام ہے کہ اس خوراک کو دوبارہ Energy یعنی توانائی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور وہ توانائی اس کے مختلف کاموں میں استعمال ہوتی ہے۔ دماغ کے لئے بھی، سانس لینے میں، دل کے دھڑکنے میں خواہ انسان کوئی دوسری حرکت کرے یا نہ کرے ہر وقت استعمال ہو رہی ہے اور گرمی بھی بناتی ہے حرارت غریزی بھی اسی سے ملتی ہے۔ اگر یہ توازن بگڑ جائے اور ایک انسان جتنا کھاتا ہے اتنا وہ گرمی میں تبدیل نہ کر سکے تو لازماً جو بقیہ بچی ہوئی انرجی ہے وہ Fats میں یا گوشت میں تبدیل ہو گی۔ صحت اچھی ہو گی ورزش کی عادت ہو گی تو وہ Muscles میں تبدیل ہوتی ہے اور پھر اور پروٹینز بنتی ہیں اس سے۔ اور اگر صحت خراب ہو اور جگر کی خرابی سے عموماً ایسا ہوتا ہے تو پھر صرف چربی بنتی ہے، مسلز نہیں بنتے اور ایکسرسائز اس کا علاج ہے۔ بعضوں کو اتنی توفیق نہیں ہوتی، بعض بیچارے اتنے بیمار ہوتے ہیں کہ ایکسرسائز یعنی ورزش کے باوجود یہ توازن برقرار نہیں رکھ سکتے۔ یہ ہے وہ صورت حال جس کا علاج روزہ ہے۔ اور روزے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو دو کھانوں کے درمیان فاصلہ ڈالا جاتا ہے وہ بعض دفعہ خوابیدہ ایسی طاقتوں کو بیدار کر دیتا ہے جو انرجی بنانے

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری

دشوار گزار اور پہاڑی مقام پر وقار عمل کے ذریعہ

سیرالیون کے گاؤں لیسٹر میں

جماعت اور بیت الذکر کا قیام

سیرالیون میں فری ٹاؤن کے پاس ایک گورنمنٹ کالج ہے جو فورابے کالج (Fourabay College) کے نام سے موسوم ہے یہ ایک بلند و بالا پہاڑی پر واقع ہے اس کالج سے آگے ایک گاؤں لسٹر (Liecester) ہے جو اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ سیرالیون میں عیسائیت کا آغاز اسی گاؤں سے ہوا پھر اندرون ملک پھیلنی شروع ہوئی اور عیسائیوں کا پہلا چرچ بھی اسی گاؤں میں تعمیر ہوا یہ گویا عیسائیت کا گڑھ تھا اس گاؤں کی اکثر آبادی عیسائی تھی مگر مسلمان بھی موجود تھے گو کم تعداد میں مگر اس گاؤں میں کوئی بیت الذکر نہیں تھی جب کہ عیسائی چرچ ہر طرف نظر آ رہے تھے۔

18 یا 19 مارچ 1961ء کا واقع ہے کہ عیدالفطر کے بعد خاکسار اور فری ٹاؤن جماعت کے دو دوست پا عبداللہ کول اور مسٹر بشیر احمد جو کی نے اس گاؤں لیسٹر میں جا کر دعوت الی اللہ کا پروگرام بنایا وہاں جانے کے لئے راستہ کافی دشوار گزار تھا گو فورابے کالج تک سڑک جاتی تھی مگر وہاں تک پہنچنے کے لئے بھی ٹرانسپورٹ کوئی نہیں تھی سوائے اس کے کہ کوئی کار یا ٹیکسی چارٹر کی جاتی مگر اس وقت مشن کی مالی حالت اس قدر کمزور تھی کہ یہ خرچ برداشت کرنا مشن کے لئے ممکن نہیں تھا گو دل میں ایک خواہش تھی ایک تڑپ تھی کہ کسی طرح اس گاؤں کے لوگوں تک پیغام حق پہنچایا جائے۔

بہرحال ہم نے عزم کر لیا کہ یہ پہاڑی سفر پیدل ہی طے کریں گے پہلے ہم فورابے کالج تک پہاڑی پر چڑھے جو سیدھی اوپر جاتی تھی۔ پھر وہاں سے آگے روانہ ہوئے اور لیسٹر گاؤں پہنچ گئے ہم نے وہاں کچھ دوست اکٹھے بیٹھے دیکھے ان کے پاس گئے معلوم ہوا کہ وہ خداتعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں ان سے گفتگو ہوتی رہی انہیں حضرت مسیح موعود کی آمد اور غرض وغایت سے آگاہ کیا انہوں نے ہماری باتیں بڑی توجہ سے سنیں اور کہا کہ یہاں اور بھی لوگ ہیں لہٰذا بہتر ہے آپ کسی اور وقت تشریف لائیں ہم ان کو آگاہ کر دیں گے تا کہ وہ بھی آپ لوگوں کا پیغام سن لیں پھر ہم کوئی فیصلہ کریں گے چنانچہ ایک دن مقرر کیا گیا جس روز ہم پھر پیدل وہاں گئے دوست وہاں اکٹھے تھے جن تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا انہوں نے ہمیں جمعہ کے روز وہاں آنے کے لئے کہا۔

چنانچہ اگلے جمعہ کے روز جب ہم وہاں گئے تو دیکھا لوگ کافی تعداد میں جمع ہیں اور ایک امام صاحب جو فولانی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے فری ٹاؤن سے وہاں انہیں جمعہ پڑھانے گئے ہوئے ہیں لوگوں نے اس امام صاحب سے کہا کہ آج آپ خطبہ نہیں دیں گے احمدیہ جماعت کے مربی آئے ہیں یہ خطبہ پڑھیں گے اور نماز پڑھائیں گے لہٰذا ان کو موقع دیں یہ بات سن کر وہ امام صاحب سخت ناراض ہوئے اور وہاں سے چلے گئے چنانچہ خداتعالیٰ نے خود ہی ایسا سامان پیدا کر دیا کہ مجھے اچھی طرح سے انہیں حضرت مسیح موعود کی آمد کی غرض اور آپ کی تعلیمات پر مفصل روشنی ڈالنے کا موقع مل گیا۔

جمعہ کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی انہوں نے احمدیت کے بارہ میں بعض سوالات کئے جن کے خداتعالیٰ کے فضل سے جوابات دیئے چنانچہ اس موقع پر خداتعالیٰ کے فضل سے چالیس افراد نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا بعد میں اس تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔

پھر وہاں سے قریب ہی ایک گاؤں ریجنٹ Regent گئے وہاں بھی خداتعالیٰ نے جماعت قائم کر دی۔ ہم نے خداتعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس علاقہ میں اپنی واحدانیت کی علمبردار جماعت کی شاخ قائم فرما دی ہے اور اس علاقہ میں احمدیت کا جھنڈا بلند ہونے لگا ہے۔

یہ جماعت خداتعالیٰ کے فضل سے اپنے اخلاص اور قربانی میں ترقی کرنے لگی اور اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس ہونے لگی کہ وہاں ایک بیت الذکر تعمیر کی جائے اس غرض کے لئے ایک قطعہ زمین ایک احمدی دوست مسٹر یوسف نے ایک پہاڑی پر پیش کر دیا۔

سنگ بنیاد

چنانچہ 1965 میں جب حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے سیرالیون کا دورہ کیا تو آپ نے وہاں بیت الذکر کا سنگ بنیاد دعاؤں کے ساتھ رکھا اس وقت مکرم بشارت احمد صاحب بشیر وہاں امیر و مربی انچارج تھے انہوں نے گو تعمیر کا کام شروع کیا مگر بنیادوں تک ہی رہا مکمل نہ ہو سکا۔

پھر 1968ء میں جب خاکسار کو غانا سے جہاں میں بطور پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج خدمات سرانجام دے رہا تھا سیرالیون جا کر مکرم مولوی عبدالشکور صاحب سے مشن کا چارج لینے کا مرکز کی طرف سے ارشاد موصول ہوا تو میں نے وہاں پہنچ کر اس بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں جماعت سے مشورہ کیا مگر ایک طرف مشن کے پاس فنڈ کی کمی کی وجہ سے دوسرے وہاں تک تعمیر کا سامان لے جانا بھی ایک کاردارد امر تھا کیونکہ بیت الذکر ایک پہاڑی پر تعمیر ہونی تھی لہٰذا اس کام کی طرف فوری توجہ نہ ہو سکی۔

پھر جب 1969ء کے اخیر میں مرکز کی طرف سے یہ پیغام ملنے شروع ہوئے کہ 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جنوبی افریقہ کے مشنوں کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں اور سیرالیون کو بھی برکت بخشیں گے تو لیسٹر اور فری ٹاؤن کی جماعت کے احباب نے باہمی مشورہ سے کمر ہمت کس لی اور ارادہ کر لیا کہ جیسا بھی ہو اس بیت الذکر کو بھی حضور کی آمد سے قبل مکمل کرنا ہے تا حضور اس کا افتتاح فرمائیں ماہ نومبر 1969ء میں اس بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا پیسہ پاس نہیں تھا لیکن خداتعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس خانہ خدا کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا پھر جو خداتعالیٰ نے غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی اور غیب سے سب سامان مہیا فرماتا چلا گیا اس کی وجہ سے دل اس کی حمد و ثناء سے لبریز ہوتا چلا گیا اور بیت الذکر کی تکمیل تک کام کسی مرحلہ پر بھی رکنے نہ پایا ہر اتوار کو بلکہ بعض دفعہ ہفتہ کو بھی جماعت کے وہاں وقار عمل ہونے لگے فری ٹاؤن سے جماعت کے احباب خصوصاً بڑھئی، معمار اور ان کی مدد کے لئے دوسرے دوست لیسٹر جاتے اور وہاں کی جماعت کے احباب سے ملکر صبح سے شام تک وقار عمل ہوتا تمام مرد و زن اس میں شریک ہوتے عورتیں پہاڑی کے دامن سے پانی اپنے سروں پر اٹھا کر لاتیں بچے بھی مدد کرتے اور اس جوش و خروش اور جذبہ ایثار قربانی کے ساتھ یہ کام ہوتا کہ دیکھنے والی آنکھ میں اس نظارہ سے لطف اندوز ہو سکتی تھی یہ لوگ کھانا اپنے گھروں سے لاتے اور سارا دن اس کام میں مشغول رہتے شام کے وقت جب کہ انسان تھک جاتا ہے خاکسار کے کہنے پر کہ اب فلاں کام ختم کر کے جانا ہے تو سب میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو جاتا اور اس وقت تک وہاں سے رخصت نہ ہوتے جب تک وہ کام ختم نہ ہو جاتا اطاعت کا بھی اعلیٰ نمونہ انہوں نے قائم کیا۔

مربیان میں سے محترم نظام الدین صاحب مہمان اور محترم عزیز الرحمان صاحب خالد نے بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ایک روز مجھے کہنے لگے کہ وقار عمل تو بہت دیکھے ہیں لیکن اس قسم کا وقار عمل ابھی تک دیکھنے میں نہیں آیا جو صبح سے شام تک کیا جائے اور کسی شخص پر تھکن کا اثر نہ ہو۔

خداتعالیٰ نے بہرحال غیر معمولی طور پر ہماری تائید و نصرت فرمائی اور تین ماہ کے اندر یہ بیت الذکر مکمل ہو گئی۔ درمیان میں ایک بار سیمنٹ کی قلت کی وجہ سے خطرہ لاحق ہو گیا کہ کام رک جائے گا خاکسار نے بہت بھاگ دوڑ کی وزیر ورکس سے مل کر پی ڈبلیو ڈی سے بھی رابطہ کیا کہ کسی طرح سے سیمنٹ مل جائے اور کام رکنے نہ پائے مگر ناکامی ہوئی اور میں بہت پریشان تھا کہ اب کیا کریں اور زیر لب خداتعالیٰ سے اس موقع پر مدد کی دعائیں کرتا ہوا واپس دفتر آیا تو دیکھا کہ وہاں ایک احمدی دوست مسٹر مانسرے بیٹھے ہیں مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے میں نے سنا ہے آپ کو سیمنٹ کی ضرورت ہے میرے پاس 100 بیگ سیمنٹ موجود ہے اسے بیت الذکر کی تعمیر کیلئے استعمال کر لیں اور جب آپ کو سیمنٹ ملے تو مجھے واپس کر دینا خداتعالیٰ کی اس غیبی مدد پر میرا دل حمد و شکر سے بھر گیا اور الحمدللہ پڑھا اور اس سیمنٹ سے بیت الذکر کا کام باقاعدگی سے جاری رہا۔ اور اس طرح بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہو گئی۔

لیسٹر گاؤں کے عیسائی بار بار ہمارے دوستوں سے پوچھتے کہ کیا واقعی آپ لوگ یہ بیت الذکر تعمیر کر لیں گے کیونکہ ان کے نزدیک اس عرصہ میں اس کا مکمل ہونا ناممکن تھا مگر جب خداتعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال ہو اور وہی لوگوں کے دلوں میں جذبہ قربانی پیدا کر رہا ہو تو ناممکن امر بھی ممکن بن جاتا ہے۔ بہرحال عیسائیوں کے لئے اس بیت الذکر کی تعمیر سخت حیرانگی کا باعث تھی۔

بیت الذکر کا افتتاح

8 مئی 1970ء کا دن لیسٹر گاؤں کے لئے ایک نرالا دن تھا کہ جب حضرت مسیح موعود کے خلیفہ اس مقام پر پہلی بیت الذکر کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے حضور ڈیڑھ بجے وہاں تشریف لے گئے لوگ وہاں صبح سے ہی آنا شروع ہو گئے باوجود اس کے کہ راستہ دشوار گزار تھا اونچی پہاڑیوں پر سے گزرنا پڑتا تھا پھر بھی احمدی، غیر احمدی، عیسائی بھی خاص تعداد میں وہاں پہنچ گئے جن میں حکومت کے وزراء بھی تھے یہ لوگ دورویہ قطاروں میں حضور کی آمد کے لئے چشم براہ تھے جونہی حضور کی کار وہاں پہنچی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی حضور کار سے اترے اور بیت الذکر کے دروازہ کی طرف تشریف لائے جہاں خاکسار نے حضور کی خدمت میں چابی پیش کی اور دروازہ کھولنے کی درخواست کی حضور نے زیر لب دعاؤں کے ساتھ بیت الذکر کا دروازہ کھولا اور احباب جماعت کو اندر آنے کی اجازت دی پھر ندائے صلوٰۃ دی گئی۔

حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں خداتعالیٰ کی ہستی اور تعلق باللہ اور حضرت مسیح موعود کی آمد و غرض پر روح پرور انداز میں روشنی ڈالی نیز اہل دین کی ترقی اور بہبود کے لئے خصوصی طور پر اور اس ملک کے لئے عمومی طور پر دعائیں کیں خطبہ اور نماز کے بعد حضور محراب کے پاس کھڑے ہو گئے اور تمام

باقی صفحہ 7 پر

مسعود رشید احمد خان صاحب

والد محترم محمد شفیع خان صاحب

نجیب آبادی کا ذکر خیر

تقسیم ہند کے بعد شروع 1948ء میں والد صاحب اکیلے کراچی آئے اس کے چند ماہ بعد میں والدہ اور بھائیوں اور بہن کو لے کر اٹاوٴ (یوپی) سے بمبئی اور پھر سمندری جہاز سے کراچی پہنچے کچھ عرصہ نانی اماں کے گھر قیام کیا۔ نانی اماں اور ماموں امرتسر سے ہجرت کر کے آئے تھے۔ انہیں دنوں گولیمار کے علاقہ میں مہاجروں کے لئے کوارٹر تعمیر ہو رہے تھے۔ والد صاحب نے ایک کوارٹر نمبر 3\60 الاٹ کرایا اور ہم سب یعنی والد، والدہ، مسعود رشید احمد خان، محمود مجید احمد خان، محمد شمیم، نسیم احمد، ناصر احمد، طاہر احمد، امتہ الودود، مبارک احمد یہیں مقیم رہے۔

اس علاقہ میں چند اور احمدی احباب بھی رہتے تھے۔ (1) شیخ بہادر علی صاحب (2) ملک عبدالرحیم صاحب ٹال والے (3) بابو عبدالحمید صاحب ملرڈ ریڈیو والے۔ یہ اس گولیمار حلقہ کی شروعات تھی یہ حلقہ بہت وسیع علاقے پر پھیلا ہوا تھا۔ منگو پیر روڈ آگرہ تاج کالونی سیمنٹ فیکٹری سے لے کر لیاری ندی کے کنارے کنارے پیر کالونی تک لالوکھیت کا علاقہ بھی اس میں شامل تھا۔

والد صاحب اس حلقے کے پہلے صدر مقرر ہوئے ملک عبدالرحیم صاحب کا ایک بڑے علاقے پر لکڑی کا ٹال تھا ٹال والی زمین کے کچھ حصہ پر چٹائیوں سے ایک بیت الذکر بنائی گئی پھر اس کے ساتھ ساتھ گولیمار کی ڈسپنسری قائم ہوئی چند سال بعد جماعت کراچی نے فیصلہ کیا کہ بیت الذکر اور ملحقہ ڈسپنسری کو پکا بنایا جائے۔ چنانچہ وقار عمل شروع ہو گئے جس میں میجر شمیم مرحوم کیپٹن افتخار مرحوم اور بہت سے دیگر احباب شرکت کیا کرتے تھے۔ بیت الذکر اور ڈسپنسری کا سنگ بنیاد امیر جماعت احمدیہ کراچی مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم نے رکھا۔ بیت الذکر اور ڈسپنسری سے ملحقہ جگہ پر والد صاحب نے لکڑی کی کیبن رکھی اور اس میں چائے خانہ بنایا اس کا نام الکدعہ رکھا کیبن کے دونوں دروازوں کو سیاہ رنگ کر کے بلیک بورڈ بنائے اس پر ہفتہ میں ایک بار تعلیمات حضرت مسیح موعود عزیزم محمد شمیم بہت خوشخط لکھا کرتے تھے۔ ان تحریرات کی وجہ سے مخالفت شروع ہوئی مخالفت کے باوجود کئی سال تک سیرت النبی ؐ کے جلسے اور کئی مشاعرے بھی ہوئے۔ 1953ء میں بہت مخالفت کا سامنا تھا مگر پھر آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو گیا۔

شروع سے ہی والد صاحب جماعت کے مرکزی سیکرٹری مال عبدالحق رامہ صاحب مرزا عبدالرحمان صاحب اور چوہدری نذیر احمد صاحب کے ساتھ خدمت انجام دیتے رہے احمدیہ ہال بننے کے بعد سیکرٹری مال کا دفتر احمدیہ ہال میں بن گیا والد صاحب عرصہ دراز تک وہیں کام کرتے رہے۔ گولیمار بیت الذکر میں بعد نماز فجر درس قرآن دیتے تھے اور رمضان کے دوران قبل از افطار درس دیتے تھے 1956ء میں ناظم آباد میں مکان بنا کر وہاں منتقل ہو گئے مگر رمضان میں درس اور جلسے وغیرہ گولیمار میں ہی ہوتے رہے۔

والد صاحب بہت خوش خط تھے جماعت کراچی کی ماہانہ چندہ کی تفصیل جو کافی ضخیم ہوتی تھی بہت خوش خط لکھتے تھے۔ شاعر بھی تھے نذر تخلص تھا بہزاد لکھنوی کے شاگرد تھے۔

بہت خوش لباس اور خوش اخلاق ملنسار تھے خدمت خلق کا بہت شوق تھا سارے محلّہ والوں سے میل ملاپ تھا اور ہر ایک کے کام آنے کی کوشش کرتے تھے۔

گھر میں بہت نرم مگر تربیتی امور میں بہت سخت تھے رات 10 بجے سو جاتے تھے میں اکثر رات دیر سے آتا تھا تو یہ نہیں کہتے تھے کہ دیر سے کیوں آئے ہو بلکہ صرف پوچھتے تھے ''مسعود میاں کیا بجا ہے'' رات اڑھائی بجے اٹھ کر تہجد پڑھتے تھے پھر قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اس کے بعد فجر کی نماز کے لئے سب گھر والوں کو اٹھاتے تھے نماز باجماعت کے بعد درس دیتے تھے اس کے بعد پھر ایک گھنٹہ سو جاتے تھے مطالعہ کا بہت شوق تھا حضرت مسیح موعود اور جماعت کی جملہ کتب ان کی ذاتی لائبریری میں موجود تھیں اخبارات سے جماعتی خبروں کو کاٹ کر بہت بڑی البم بنائی ہوئی تھی۔ تمام جماعتی اخبارات اور رسائل خریدتے تھے اور باقاعدہ فائل بناتے تھے۔

حلقہ کے صدر ہونے کے ساتھ ساتھ مدت تک مجلس انصار اللہ کے زعیم بھی رہے سفر کے بہت شوقین تھے جلسہ سالانہ کے علاوہ مجلس مشاورت اجتماع انصار اللہ اور دیگر اہم تقاریب میں شرکت کے لئے ربوہ جاتے رہتے تھے تحریری اور تقریری مقابلہ جات میں حصہ لیتے تھے اور بہت ساری کتب بطور انعام حاصل کیں۔

1964ء میں میں بغرض ملازمت ایران چلا گیا تھا۔ 1970ء سے 1980ء کے درمیان کئی مرتبہ تہران میرے پاس آئے اور وقف عارضی کے طور پر بچوں کو ان کے گھر جا کر قرآن کریم پڑھاتے تھے تہران میں قیام کے دوران ایک مرتبہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری بھی اپنے عزیز و اقارب سے ملنے آئے ہوئے تھے۔ والد صاحب نے مولانا صاحب کو کھانے پر بلایا کھانے کے کمرے میں حضرت حکیم عبدالصمد صاحب کی ایک تصویر لگی ہوئی تھی مولوی صاحب نے فوٹو دیکھ کر کہا یہ تو اپنے حکیم صاحب کی تصویر ہے میرے بہت اچھے دوست تھے والد صاحب نے کہا یہ میری بڑی بہو مبارکہ کے والد صاحب کی تصویر ہے والد صاحب کھانے کے شوقین تھے اور خود بھی بہت عمدہ پکاتے تھے مگر سادہ کھانا زیادہ پسند کرتے تھے جو بھی مل جائے کھا لیتے اور کھانے کی تعریف ضرور کرتے تھے ایک دفعہ مبارکہ نے کھچڑی پکائی چاول بہت نرم ہو گئے بلکہ گھٹ گئے کہنے لگے واہ مبارکہ بیٹی ایسی کھچڑی پکائی ہے کہ منہ چلانے کی زحمت ہی نہیں۔

خلفاء کرام کی کراچی تشریف آوری پر بہت خوش ہوتے اور مہمان خانے میں کھانے کے انتظامات میں مکرم مولوی عبدالحمید صاحب مرحوم اور مولوی صدر الدین کھوکھر صاحب کے ہمراہ رات دن مصروف رہتے تھے صرف نہانے اور کپڑے تبدیل کرنے گھر آتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سب کے عاشق تھے اور باقاعدہ دعا کے لئے خطوط لکھتے رہتے تھے۔

1982ء میں والد صاحب کے گلے میں تکلیف شروع ہوئی ڈاکٹروں نے کینسر کا خدشہ ظاہر کیا 1983ء سے 1986ء تک کئی مرتبہ بغرض علاج لندن اپنے بیٹے ڈاکٹر طاہر احمد صاحب کے پاس گئے بہت علاج معالجہ ہوا مگر مرض دن بدن بڑھتا گیا۔

آخر کار مورخہ 29 ستمبر 1986ء کو 82 سال کی عمر میں مولائے حقیقی سے جا ملے موصی تھے اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

والدہ صاحبہ نواب بیگم صاحبہ بھی موصیہ تھیں۔ انکی وفات 15 جون 2001ء کو لاہور میں اپنے بیٹے ڈاکٹر محمد شمیم کے گھر 87 سال کی عمر میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

تعارف کتب

سیرۃ و سوانح حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

شعب ابی طالب و سفر طائف

نام کتاب: شعب ابی طالب و سفر طائف
مرتبہ: امتہ الباری ناصر صاحبہ
ناشر: لجنہ اماء اللہ کراچی
اشاعت: جولائی 2002ء
تعداد صفحات: 38

لجنہ اماء اللہ کراچی کے شعبہ اشاعت کو گزشتہ ایک عرصہ سے مفید علمی، تربیتی اور معلوماتی کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور اب ان کتب کی تعداد 70 ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ کے شمارہ نمبر 71 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ و سوانح کے تسلسل میں شعب ابی طالب کے زمانہ سے لے کر سفر طائف اور بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ تک کے حالات و واقعات مندرج ہیں۔

مرتبہ کتابچہ ھذا نے سیرۃ و سوانح کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی معرکۃ الآراء کتاب سیرۃ خاتم النبیین ؐ کے علاوہ دوسری کتب سے بھی مفید معلومات حاصل کی ہیں۔ احمدی بچوں کو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ و سوانح کے بارہ میں آگاہی از بس ضروری ہے۔ ہادی کامل ؐ کے حالات و واقعات رہتی دنیا تک سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔ شعب ابی طالب اور سفر طائف یہ دونوں موضوع آنحضرت ؐ کی سیرۃ کے حسین پہلو ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جب آپ ؐ کو محض خدا کے دین کی خاطر طرح طرح کے مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ ؐ کا سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا اور آپ ؐ اور آپ ؐ کا خاندان ایک گھاٹی میں محصور ہو کر رہ گیا لیکن ان مشکلات کے باوجود آپ ؐ دعوت الی اللہ اور رشد و ہدایت کے مفوضہ امور کو سرانجام دیتے رہے

دس سن نبوت جو تاریخ میں عام الحزن کہلاتا ہے۔ اس سال آنحضرت ؐ کی رفیقہ حیات ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ کی وفات ہوئی۔ اسی سال آپ ؐ کے چچا ابوطالب بھی وفات پا گئے۔ حضرت خدیجہ ؓ کے حالات بھی اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔

طائف کی وادی میں دعوت دین کے لئے آنحضرت ؐ کا جانا اور پھر وہاں کے لوگوں کا آنحضرت ؐ کے ساتھ بے رحمانہ سلوک اور اس کے بعد ہادی عالم ؐ کے صبر و استقامت اور اہل طائف کو ہدایت کے لئے دعا کے واقعات بھی اختصار کے ساتھ آسان فہم انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ سیرۃ النبی ؐ کا موضوع ہر وقت ہمیں دعوت مطالعہ دیتا ہے کیونکہ اس عالی موضوع کو اپنے عمل کا حصہ بنا کر ہم دین و دنیا کی بھلائی حاصل کر کے اپنی عاقبت سنوار سکتے ہیں۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

پاکستان میں مقبولیت کا درجہ حاصل کرنے والی منافع بخش فصل

سورج مکھی کی کاشت اور مفید مشورے

یہ مفید فصل پاکستان کے سبھی علاقوں میں کاشت ہو سکتی ہے

محمد زاہد صاحب

سورج مکھی کی فصل کو تمام تیل دار اجناس میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ یہ فصل پاکستان میں گزشتہ چند سالوں سے کاشتکاروں میں بہت مقبول ہو رہی ہے۔ کیونکہ یہ منافع بخش ہونے کے ساتھ ساتھ فصل کے طور پر بھی بہترین ثابت ہوئی ہے۔ اس کے بعد چاول اور کپاس کی فصلیں بروقت کاشت کی جاسکتی ہیں۔ اگر اس فصل کے دوران اور پیداواری صلاحیت کو مدنظر رکھیں تو کوئی دوسری فصل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اس سال حکومت نے پورے ملک میں 5 لاکھ ایکڑ پر سورج مکھی کی کاشت کا ہدف مقرر کیا ہے۔ سورج مکھی کے کاشتکاروں کو زرعی ترقیاتی بنک کی ون ونڈو سکیم کے تحت قرضہ کے حصول کی سہولت بھی میسر ہے۔ اس طرح کاشتکار زرعی ترقیاتی بنک سے بآسانی قرضہ حاصل کر سکتے ہیں۔

زمین کا انتخاب اور اس کی تیاری

سورج مکھی کو انتہائی ریتلی، سیم زدہ اور کلراٹھی زمین کے علاوہ ہر قسم کی زمین پر کاشت کیا جاسکتا ہے۔ البتہ نمی کو کافی دیر تک برقرار رکھنے والی بھاری میرا زمین اس فصل کے لئے نہایت موزوں ہے۔ زمین کی ابتدائی تیاری ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا گہرا ہل اور دو دفعہ کلٹی ویٹر چلا کر کریں۔ سہاگہ دے کر زمین کو اچھی طرح ہموار کریں دھان سے فارغ ہونے والی زمین کی سخت تہہ توڑنے کے لئے ہل چلائیں اور وتر آنے پر ہل چلا کر اور سہاگہ دے کر زمین کو اچھی طرح بھربھری کرلیں۔ سیلابی علاقوں میں زمین وتر آنے پر بیج کا چھٹہ کریں اور زمین پر کلٹی ویٹر ہل چلا کر سہاگہ دیں تا کہ وتر محفوظ رہے۔

طریقہ کاشت

سورج مکھی کو کاٹن ڈرل یا پلانٹر کے ذریعے لائینوں میں کاشت کرنا چاہئے۔ لائینوں کا درمیانی فاصلہ سوا دو سے اڑھائی فٹ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 9 سے دس انچ ہونا چاہئے۔ سورج مکھی کو کھیلیوں پر بھی کاشت کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے کھیلیاں نکال کر پانی دیں۔ اور جہاں تک وتر پہنچے اس کے اوپر خشک زمین میں بیج کو ایک انچ گہرائی تک بوئیں۔ مندرجہ بالا طریقے نا قابل عمل ہونے کی صورت میں فصل کو بذریعہ چھٹہ بھی کاشت کیا جاسکتا ہے۔

وقت کاشت

سورج مکھی کی بروقت کاشت اس کی بہتر پیداوار کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مختلف صوبوں میں کاشت کا شیڈول درج ذیل ہے۔

صوبہ	علاقہ	وقت کاشت
سندھ	زیریں سندھ بالائی سندھ	یکم نومبر تا یکم جنوری یکم دسمبر تا 15 فروری
سرحد	میدانی علاقے پہاڑی علاقے	15 جنوری تا 31 مارچ یکم مارچ تا 30 جون
بلوچستان موسم بہار	میدانی علاقے	10 جنوری تا یکم مارچ
بلوچستان موسم بہار	پہاڑی علاقے	15 مارچ تا 31 مئی
بلوچستان موسم خزاں	میدانی علاقے	15 راگست تا 30 ستمبر
پنجاب	تمام علاقے	یکم جنوری تا 15 فروری

شرح بیج

شرح بیج کا انحصار زمین کی قسم بیج کی قوت روئیدگی اور طریقہ کاشت پر ہوتا ہے۔ کھیلیوں پر چوپوں یا ڈرل یا پلانٹر کے ذریعے کاشت کرنے کے لئے شرح بیج ڈیڑھ یا 2 کلو فی ایکڑ استعمال کریں چھٹے سے کاشت کرنے کے لئے اڑھائی کلو بیج فی ایکڑ استعمال کرنا چاہئے۔ عام طور پر سورج مکھی کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے ایسا بیج استعمال کرنا چاہئے جس کی شرح روئیدگی 85 فیصد یا اس سے زیادہ ہو۔

کھادوں کا استعمال

سورج مکھی کی فصل کو کھادیں زمین کی زرخیزی کی مناسبت سے ڈالنی چاہئیں زیادہ زرخیز یا کمزور زمینوں میں کھادوں کے استعمال میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔ تاہم کھادوں کے مقررہ تناسب کے استعمال سے ہی پیداوار میں یقینی اضافہ ہوسکتا ہے۔ درمیانی قسم کی زرخیز زمینوں کیلئے کھادوں کا شیڈول درج ذیل ہے

1۔ بوقت کاشت

ڈی اے پی	ایک بوری
یوریا	ایک بوری
پوٹاش	ایک بوری

2۔ پہلے پانی کے ساتھ

یوریا	ایک بوری

☆ بارانی علاقوں میں ساری کھاد کاشت کے وقت ہی ڈال دینی چاہئے۔

☆ آلو یا تمباکو سے خالی ہونے والی زمین میں بوقت کاشت کوئی کھاد نہ ڈالیں۔ مگر ڈوڈیاں بنتے وقت آدھی بوری یوریا کھاد ڈالیں۔

☆ زمین زیادہ زرخیز ہونے کی وجہ سے بلوچستان کے سیلابی علاقوں میں کھاد کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

آبپاشی

آب پاشی کا دارومدار موسمی حالات پر ہوتا ہے۔ گرم اور خشک موسم میں پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اور بارش کے دنوں میں کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پھول نکلنے اور دانہ بننے کے عمل کے دوران فصل کو پانی کی کمی نہ آئے سخت گرمی یا تیز لو کی صورت میں بار بار ہلکا پانی دینا ضروری ہے۔ فصل میں پانی مسلسل کھڑا رہنے سے فصل کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر سورج مکھی کھیلیوں پر کاشت کی جائے۔ تو پانی وٹوں پر نہ چڑھنے دیں۔ تا کہ فصل بیماریوں سے محفوظ رہے۔ عام حالات میں آبپاشی کا شیڈول درج ذیل ہے۔

پہلا پانی

فصل کے روئیدگی کے 30 دن بعد

دوسرا پانی

پہلے پانی کے دو ہفتے بعد تقریباً ڈوڈیاں بنتے وقت

تیسرا پانی

پھول کھلنے کا عمل شروع ہوتے وقت

چوتھا پانی

بیج بنتے وقت

پانچواں پانی

چوتھے پانی کے دو ہفتے بعد

چھدرائی، گوڈی اور مٹی چڑھانا

فصل کا جڑی بوٹیوں سے پاک ہونا ازحد ضروری ہے۔ ورنہ پیداوار متاثر ہوسکتی ہے۔ چھدرائی پہلے پانی سے قبل یا فوراً بعد کرنی چاہئے اگاؤ سے تقریباً ایک ہفتہ بعد جب پودے چار پتے نکال لیں تو کھیت سے فالتو پودے اکھاڑ دینے چاہئیں۔ پودوں کا درمیانی فاصلہ 9 سے 10 انچ ہونا چاہئے۔ جب پودے ایک فٹ بلند ہو جائیں تو جڑوں پر مٹی چڑھانی چاہئے اس عمل سے گوڈی بھی ہو جاتی ہے۔ اور جڑی بوٹیاں بھی تلف ہو جاتی ہیں۔ مٹی چڑھانے کا عمل بعد از دوپہر ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس وقت پودے نرم ہوتے ہیں۔ اور ٹوٹتے نہیں۔

نگہداشت

سورج مکھی کی فصل جب پکنے کے مراحل میں ہوتی ہے۔ تو اسے طوطے، کوے، چڑیاں اور دوسرے پرندے کافی نقصان پہنچاتے ہیں۔ فصل کو پرندوں سے بچانے کے لئے پٹاخوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے کھیت میں مچان بنا کر رکھوالی کرنی چاہئے۔ اس طرح پرندے دور سے آتے نظر آ جائیں گے۔ اور انہیں پٹاخوں سے ڈرانا آسان ہوگا۔ فصل کو بلاک کی صورت میں کاشت کرنا چاہئے۔ تا کہ پرندوں سے حفاظت میں آسانی رہے۔ اس کے علاوہ فصل میں آدمی کا پتلا بھی نصب کرنا ضروری ہے۔ فصل پر پرندوں کا حملہ صبح کے دو گھنٹوں اور شام کے دو گھنٹوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ان اوقات میں زیادہ احتیاط کرنی چاہئے کوشش یہ کرنی چاہئے کہ فصل کے پکنے کا مرحلہ شروع ہوتے ہی پرندوں کو بھگانے کا بندوبست کیا جائے ورنہ ایک دفعہ پرندوں کو بیج کھانے کی عادت پڑ جائے تو حفاظت میں دشواری پیش آتی ہے۔

ضرررساں کیڑے اور بیماریاں

عام حالات میں سورج مکھی کی فصل پر بیماری یا کیڑے کا حملہ نہیں ہوتا مگر موسمی تغیر و تبدل کی صورت میں اس فصل پر مندرجہ ذیل بیماریاں اور کیڑے حملہ کر سکتے ہیں لہٰذا بیماری یا کیڑے کے حملہ کا بروقت تدارک مناسب دوائی کے استعمال کے ذریعے کرنا چاہئے۔

کیڑے۔ ٹوکا، سفید مکھی، تیلا، لشکری سنڈی، امریکن سنڈی، تخم خور سنڈی، چور کیڑا،

بیماریاں کنگی، جڑ یا تنے کا سڑن، چوٹی یا بیج کا سڑن۔

سورج مکھی کے پھولوں کی پشت، سنہری، پتیاں زرد، اور خشک ہو جائیں۔ تو پھولوں کو کاٹ کر دو تین دھوپ میں خشک کرلیں پھولوں کو خشک کرتے وقت ان کا منہ سورج کی طرف رکھنا چاہئے۔ اس کے بعد ٹریکٹر یا تھریشر سے گہائی کرلیں۔ بیج کو مزید دو تین دن تک دھوپ میں خشک کر کے صاف کرلیں۔ تا کہ نمی کا اندیشہ نہ رہے۔ بیج کا ذخیرہ صاف اور خشک جگہ پر کرنا چاہئے۔ سورج مکھی کی برداشت بذریعہ کمبائین ہارویسٹر بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ فصل کو اچھی طرح پکنے کے بعد خشک ہونے دیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم نصراللہ خاں ناصر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ (ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ) کی اہلیہ محترمہ گزشتہ دو ہفتوں سے معدہ اور بلڈ پریشر کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال میں بھی چند روز داخل رہی ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب دارالبرکات ربوہ گزشتہ ایک ماہ سے ٹانگ میں انفیکشن کے باعث چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ اب علاج سے کسی قدر افاقہ ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم عبدالکریم شاد صاحب دارالنصر غربی اقبال لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ دارالنصر غربی اقبال کا دونوں بازوؤں کا آپریشن مریم میڈیکل سنٹر ربوہ میں ہوا ہے وہ ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

☆ مکرمہ نگہت خلد صاحبہ دارالصدر شرقی ربوہ لکھتی ہیں میرے والد محترم مکرم بشیر احمد زاہد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر گھٹیالیاں حال ربوہ بوجہ پراسٹیٹ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ اور چل پھر نہیں سکتے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔

ایک علمی نشست

☆ نوبیل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یاد میں مورخہ 21 نومبر 2002ء بروز جمعرات نیشنل کالج ربوہ میں ایک علمی نشست منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جرمنی میں مقیم ہومیو پیتھک ڈاکٹر (سابق نائب امیر جرمنی) مکرم عبدالشکور اسلم صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی تھے۔ مکرم پروفیسر میاں منور احمد صاحب ایم۔ ایس سی ایم۔ فل (فزکس) نے ڈاکٹر صاحب کے پیش کردہ اس نظریہ کے مختلف پہلوؤں کا تعارف پیش کیا جس نظریہ کی بنا پر انہیں نوبیل انعام کا حقدار قرار دیا گیا تھا۔ ان کے بعد مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق مقالہ پیش کیا۔ آخر میں مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور نشست اختتام پذیر ہوئی۔ اس سے قبل نیشنل کالج میں مورخہ 14 نومبر 2002ء کو مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام اور مطالعہ زندگی کے موضوع پر لیکچر دیا تھا۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم چوہدری سردار علی صاحب ولد مکرم چوہدری محمد علی صاحب آف ادرحماں حال دارالعلوم وسطی مورخہ 21 نومبر 2002ء بعد نماز عصر بعمر 75 سال وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 22 نومبر 2002ء صبح دس بجے دارالعلوم وسطی میں مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے مکرم مدثر احمد بشارت صاحب کارکن وقف جدید کو مورخہ 17 نومبر 2002ء بروز اتوار پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ''منور احمد بشارت'' نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم میر غلام محمد صاحب آف دارالیمن شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم عبدالرزاق صاحب بٹ مربی سلسلہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کی دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم مبارک احمد صاحب دارالنصر غربی (ب) ربوہ کو خدا تعالیٰ نے 17۔ اکتوبر 2002ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور انور نے بچے کا نام ''شاہ زیب احمد مبارک'' عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم عبدالحق صاحب آف ترگڑی حال راولپنڈی کا پوتا ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت وتندرستی والی لمبی عمر نصیب کرے۔ آمین

☆ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل ورحم سے مورخہ 30۔ اکتوبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ازراہ شفقت ''حانیہ مصطفیٰ'' عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم غلام رسول صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور جماعتی خدمت کی توفیق دے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

نائیجیریا میں فسادات پھوٹ پڑے نائیجیریا میں نبی آخرالزمانؐ کی شان میں گستاخی کے خلاف فسادات پھوٹ پڑے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق نائیجیریا کے شہر کادونا میں تین روز سے جاری پرتشدد مظاہروں نے شدت اختیار کر لی ہے سینکڑوں مسلمان نماز جمعہ کے بعد سڑکوں پر نکل آئے اور مس ورلڈ مقابلے کے انعقاد اور آنحضرتؐ کی شان میں گستاخی کرنے والے اخبار کے خلاف نعرے لگائے۔ کادونا شہر کے بعد دارالحکومت ابوجا اور دیگر شہروں میں بھی کشیدگی کی فضا ہے۔ سینکڑوں افراد نے پولیس بیرکوں میں پناہ لے رکھی ہے۔ ہلاکتیں بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں گلیوں اور سڑکوں پر لڑائی اور فساد ہو رہا ہے۔ متعدد مسجدوں اور گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ 105 افراد ہلاک اور 500 سو سے زائد زخمی ہو چکے ہیں اور کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ مسلمان علماء کا مطالبہ ہے کہ مقابلہ حسن فحاشی کا فروغ ہے۔

عراق کیلئے ایک اور موقع امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ عالمی اسلحہ انسپکٹروں سے تعاون کیلئے عراق کو ایک اور موقع دینگے۔

عرب لیگ کے انسپکٹر عرب لیگ نے اپنے اسلحہ انسپکٹر عراق بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ جو اقوام متحدہ کے اسلحہ معائنہ کاروں سے مل کر کام کرینگے۔ ناموں کی فہرست کوفی عنان کو بھجوا دی گئی ہے۔

اسلام کا احترام برطانوی وزیر مائیک اوبرین نے کہا ہے کہ ہم اسلام کا احترام کرتے ہیں۔ امن پسند اقوام کے شانہ بشانہ کام کرینگے۔ ہم مسلمان ممالک پر اپنا اقتدار مسلط نہیں کر سکتے۔ لیکن اپنی حکومت اور جمہوریت کے بارے بتا سکتے ہیں۔ پاکستان کی بعض مذہبی جماعتیں شدت پسند ہیں۔ غلط فہمیاں دور کرنے کیلئے ان سے بات کرنا ضروری ہے۔

القاعدہ کی مدد کا الزام روس کے نائب وزیر خارجہ الیگزنڈر لوسیکوف نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان میں بعض عناصر اسامہ اور القاعدہ کی مدد کر رہے ہیں۔ اس تعاون کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ تاہم اس کے لئے حکومت پاکستان کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اسامہ اور القاعدہ کے کئی ارکان پاک افغان سرحد کے علاقوں میں روپوش ہیں جہاں شدت پسند ان کی مدد کر رہے ہیں

جاپانی شہزادہ ہلاک 47 سالہ جاپانی شہزادہ ھیکا مادو کینیڈا کے سفارتخانے میں سکواش کھیلتے ہوئے گر پڑا۔ ٹوکیو ہسپتال لے جایا گیا جہاں دم توڑ گیا۔

برقع پر پابندی کا مطالبہ قدامت پسند آسٹریلوی سیاست دانوں نے مسلمان خواتین کے برقع پہننے پر پابندی کا مطالبہ کر دیا ہے۔ قدامت پسند لیڈر کا کہنا ہے کہ مسلمان خواتین پر ان کا روایتی لباس پہننے پر پابندی لگائی جائے کیونکہ اس کے ذریعہ ہتھیار وغیرہ چھپانے میں آسانی ہو سکتی ہے۔

بھارتی کیمپ پر فدائی حملہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی کیمپ پر فدائی حملہ کے نتیجہ میں 8 پولیس اہلکار ہلاک اور 2 کشمیری جاں بحق ہو گئے۔

اسرائیل کا بیت اللحم پر قبضہ بیت المقدس میں خودکش بم حملہ کے بعد اسرائیلی فوج نے بیت اللحم پر قبضہ کر لیا ہے۔ متعدد مکان مسمار کر دیئے ہیں۔ درجنوں افراد بے گھر ہو گئے۔ ایک فلسطینی جاں بحق ہو گیا۔

دہشت گردی کا بہانہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ دہشت گردی کا بہانہ بنا کر سیاسی مخالفین کو کچلنے سے گریز کیا جائے۔

بقیہ صفحہ 3

کی کارروائی کو تیز کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کو عام طور پر بھوک نہیں لگتی روزے میں سے گزریں تو بھوک ان کی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ ڈائٹنگ کرتے ہیں لیکن روزے کے بعد ان کی ڈائٹنگ نہیں ہو سکتی کیونکہ جسم کی طرف سے ایسی بھڑکی لگتی ہے جو مجبور کرتی ہے کہ ضرور انسان کچھ نہ کچھ کھائے ورنہ بے چینی رہتی ہے یعنی بے چینی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو صحت سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی اور بھی بہت سی شاخیں ہیں۔ تمام تفصیل شاخوں کی بحث میں اس خطبے میں نہیں اٹھانا چاہتا مگر یہ یقین کریں کہ جنہوں نے غور کیا، جنہوں نے تحقیق کی وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ روزہ صحت کا ضامن ہے، روزہ صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 مارچ 1996ء)

بقیہ صفحہ 4

حاضرین نے جن میں احمدی غیر احمدی اور عیسائی بھی شامل تھے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اسی طرح حضرت بیگم صاحبہ نے مستورات سے مصافحہ فرمایا۔

خاکسار نے اس موقع پر حضور سے اس بیت الذکر کے نام کی درخواست کی تو حضور نے ازراہ شفقت اس بیت الذکر کا نام مجاہد احمدیت مکرم مولانا نذیر احمد علی صاحب کے نام پر

''نذیر علی بیت الذکر'' تجویز فرمایا

اور شام کو وہاں سے فری ٹاؤن واپسی ہوئی۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	25-نومبر	زوال آفتاب	:	11-55
سوموار	25-نومبر	غروب آفتاب	:	5-08
منگل	26-نومبر	طلوع فجر	:	5-20
منگل	26-نومبر	طلوع آفتاب	:	6-44

نومنتخب وزیراعظم اور وفاقی کابینہ نے حلف اٹھالیا نومنتخب وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے ایوان صدر میں اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ ان سے یہ حلف صدر جنرل مشرف نے لیا۔ اسی طرح وفاقی وزراء اور وزراء مملکت نے بھی حلف اٹھایا۔ صدر مملکت نے ان سے حلف لیا۔ وفاقی وزراء میں خورشید محمود قصوری، زبیدہ جلال، لیاقت جتوئی، شیخ رشید احمد، فیصل صالح حیات، ہمایوں اختر، عبدالستار لالیکا، چوہدری نوریز شکور، آفتاب احمد خان شیرپاؤ، محمد ناصر خان، غوث بخش مہر، اویس لغاری اور یار محمد رند شامل ہیں۔ وزیراعظم کے مشیروں میں شریف الدین پیرزادہ سینئر مشیر، سردار فتح علی عمرانی، مسز نیلوفر بختیار اور شوکت عزیز شامل ہیں یہ کابینہ ابھی پہلے مرحلے میں ہے دیگر وزراء اور ان کے شعبہ جات کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ یاد رہے وفاقی کابینہ میں پورے پاکستان کے علاقوں کی نمائندگی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس تقریب حلف برداری میں مسلح افواج کے سروسز چیف، صوبوں کے گورنرز، سپریم کورٹ کے چیف جسٹس، سفارت کار، وفاقی کابینہ کے اراکین اور دیگر احباب شریک ہوئے۔ حلف برداری کے بعد صدر پاکستان کی طرف سے دیئے جانے والے افطار ڈنر میں بھی شریک ہوئے۔

جمالی کی صدر سے ملاقات نومنتخب وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے صدر مملکت جنرل مشرف سے ملاقات کی اور ان سے ملکی صورتحال، کابینہ کی تشکیل اور دیگر قومی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ظفراللہ جمالی اور صدر مملکت کے درمیان ایک گھنٹے سے زائد جاری رہنے والی ملاقات میں صدر نے یقین دلایا کہ انہیں ملک میں جمہوری نظام کو مستحکم کرنے میں ان کی بھرپور حمایت اور تعاون حاصل ہوگا۔ جمالی نے گڈ گورننس قائم کرنے اور تمام جماعتوں کو ساتھ لے کر چلنے کا یقین دلایا اور آزادانہ اور منصفانہ الیکشن کروانے پر مشرف کا شکریہ ادا کیا۔

ارکان کی اکثریت نے ضلعی حکومتوں کی مخالفت کردی پنجاب سے تعلق رکھنے والے ارکان قومی وصوبائی اسمبلی کی بہت بڑی اکثریت نے ضلعی حکومتوں کے موجودہ نظام کو ختم کرنے یا اس میں ان کی مرضی کے مطابق ترمیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

بے اختیار وزیراعظم نہیں بنوں گا نومنتخب وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ لیگل فریم ورک آرڈر (ایل ایف او) کی آئین میں شمولیت کا معاملہ فی الحال سامنے نہیں آیا۔ اگر یہ پارلیمنٹ میں اٹھایا گیا تو اس کے بعد ہی کچھ کہا جاسکے گا۔ وزیراعظم بننے کے بعد بی بی سی کو پہلا انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ بالاتر ادارہ پارلیمنٹ ہی ہے۔ اسے حق حاصل ہے کہ آئینی ترامیم منظور کرے یا نہ کرے اگر یہ ترامیم ایوان میں آئیں تو وہیں فیصلہ ہوگا۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ صدر مشرف اور میرے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ میں اور صدر دونوں ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اگر وزیراعظم کے پاس اختیارات نہ ہوتے تو کبھی اس عہدے کے لئے آگے نہ آتا۔

ہوسکتا ہے کہ انقلاب آئے پارلیمنٹ، سیاسی جماعتیں فوج اور عدلیہ سمیت تمام قومی ادارے ذاتی مفادات کی لڑائی میں بانجھ ہوچکے ہیں۔ اور یہ قوم کیلئے کسی بہتری کا سبب بننے کے قابل نہیں رہے۔ ہوسکتا ہے کہ 14 کروڑ عوام کی طاقت کے ساتھ کوئی انقلاب آئے اور سب کچھ تہہ وبالا کردے۔ ان خیالات کا اظہار سابق نگران وزیراعظم ملک معراج خالد نے جنگ سے خصوصی انٹرویو میں کیا۔

پنجاب کا مطالبہ تسلیم منگلا ڈیم سے واٹر ڈسچارج چیک کرنے کیلئے ارسا نے پنجاب کا مطالبہ تسلیم کرلیا ہے اور واپڈا اور محکمہ آبپاشی پنجاب پر مشتمل کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ تحقیقات میں پانی کم یا زیادہ ہونے کی صورت میں کنورشن فیکٹر واٹر فارمولہ تبدیل کردیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ارسا کے اسلام آباد میں ہونے والے اجلاس میں پنجاب نے یہ معاملہ اٹھایا تھا کہ منگلا ڈیم سے بجلی کی پیداوار کے تناسب سے پانی چھوڑنے کے فارمولے کو چیک کیا جائے۔

ایل ایف او والا آئین شائع ہوگیا وزارت قانون کے ذرائع نے بتایا کہ دستور پاکستان کی نئی کتابیں طبع کروائی گئی ہیں۔ جس میں لیگل فریم ورک آرڈر بھی شامل ہے۔ اس میں ججوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر سے متعلق آرٹیکل 179 اور 195 کے ساتھ فٹ نوٹ دیئے گئے ہیں جن میں واضح کیا گیا ہے سپریم کورٹ کے ججوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر 68 اور ہائی کورٹس کے ججوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر 65 سال ہوگی۔

جمالی کے خلاف کوئی کیس نہیں قومی احتساب بیورو نے واضح کیا ہے کہ نومنتخب وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی کے خلاف نیب میں کوئی بھی کیس موجود نہیں ہے اور نہ ہی موجودہ حکومت کی تشکیل میں نیب کا کسی بھی قسم کا کوئی کردار ہے۔ انہوں نے کہا آصف زرداری کرپٹ ہیں انہیں ہیرو بنا کر پیش کیا جارہا ہے ان سے کوئی ڈیل ہوئی ہے نہ ہوگی۔ عسکری افسروں کی ان سے ملاقاتوں کا نیب سے کوئی تعلق نہیں۔

چینی کی قیمت میں کمی تھوک مارکیٹ میں چینی کی قیمتوں میں زبردست کمی ہوگئی ہے۔ 100 کلوگرام چینی کی بوری میں 60 روپے کی کمی ہوئی ہے۔ مارکیٹ میں چینی کی بوری کی قیمت 1940 روپے سے کم ہو کر 1880 روپے پر آگئی ہے۔ چینی کی قیمتوں میں کمی وجہ گنے کے کرشنگ سیزن کا آغاز ہونا ہے اس کمی کے باوجود پرچون میں چینی کی قیمت میں کمی نہیں ہوئی پرچون مارکیٹ میں چینی 21 سے 22 روپے فی کلو فروخت ہو رہی ہے۔

نئی حکومت کے ساتھ مل کر کام کرینگے امریکہ نے کہا ہے کہ وہ پاکستان میں بحالی جمہوریت کے عمل کا بغور جائزہ لے رہا ہے اور نئی بننے والی حکومت کے ساتھ مل کر کام کرینگے۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان فلپ ریکٹر نے واشنگٹن میں صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستان میں بحالی جمہوریت کے پورے عمل سے منسلک رہنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع سیالکوٹ کے لئے بھجوا رہا ہے۔

(i) توسیع اشاعت کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔
(ii) الفضل میں اشتہارات سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی
(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔ امراء، صدران، مربیان سلسلہ وجملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم دستیاب ہے
خان ڈیری انڈسٹریز
پروپرائٹر: پروفیسر سعیداللہ خان
38/1 دارالفضل نزد چونگی نمبر 3 ربوہ فون 213207

Al Rehman Electronics Workshop.
Deals in all kind of Electronics and Repairs Specialist in Digital Receivers.
110.Basement. C.Blok Bank Squire Model Town Lahore.
0300-9427487

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ملک ہوائی سفر کی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے ربوہ میں 1993ء سے قائم ادارہ اب جدید ترین کمپیوٹر سسٹم کے ساتھ آپ کی خدمت میں
Tel:04524-211550 Fax: 04524-212980
E-mail: ahmadtravel@hotmall.com

خوش آمدید رمضان المبارک
پکوان مرکز
افطاری کے اوقات میں پکے پکائے تیار کھانے فی دیگ کے حساب سے مناسب قیمت پر حاصل کریں
اور اب
شادی بیاہ ودیگر فنکشنز پر لذیذ پاکستانی کھانوں کے علاوہ چائنیز کھانے بھی تیار کئے جاتے ہیں
"لطف اٹھائیں اور وقت بچائیں"
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون نمبر 212758

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61